قرآنی بیانات میں واضح تضادات

فرہاد علی تیمور

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

قرآنی بیانات میں واضح تضادات

کیا حقیقی خالق کائنات کو بھی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہوسکتا ہے؟

کہ کبھی کوہی بیان دے دے، تو کچھ عرصے بعد اپنے پہلے بیانیے سے ہٹ کر کچھ دوسرا بیان جاری کر دے

ایک ہی واقعے کو ایک وقت کسی اور انداز سے بیان کرے....اور پھر چند سال بعد اسی اپنی پہلی کہی ہوہی بات سے موہقف بدل لے اور پھر اور ہی بیانیہ جاری کر دے...جیسے انسان وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھول جاتا ہے کہ اس نے کچھ سال پہلے وہ بات کیسے بتاہی تھی....تو کیا خدا بھی ایسے بھول جاتا ہوگا؟

یہ انسانی ذہن کی تو کمزوری ہو
سکتی ہے لیکن کسی حقیقی خدا کی
کمزوری نہیں ہوسکتی۔۔کہ خدا کچھ
وقت گزرنے کے بعد اپنی کہی، بتاہی
باتوں کو بھول جاتا ہو اور اپنے پہلے
والے موہقف سے بدل جاتا ہو ،یا یو
ٹرن لے لیتا ہو۔۔

یا پھر دراصل کلام بنانے والے ہی
بھول جاتے تھے کہ کچھ عرصہ پہلے
انہوں نے وہ حکم ،وہ آیت یا وہ
واقعہ کس طرح بتایا تھا۔کیونکہ 23
سال طویل عرصہ لگا قرآن بنانے
میں،اور پھر آیات مختلف چیزوں پر
لکھواہیں جاتیں جیسے پتھروں پر
،لکڑیوں ،ہڈیوں پر ،چمڑوں پر،پتوں

پر ۔تو آیات آگے پیچھے ہوتی رہتی ہونگی ۔

قرآن کا دعویٰ ہے کہ وہ مکمل اور حتمی کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقینًا اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔ النساء آیت 82)

تو

پیش ہیں چند اختلافات، تضادات یا مختلف بیانیے....

1 = قوم ثمود پر کونسا عذاب آیا ...

پہلا بیان

قوم ثمود پر کونسا عذاب آیا ...

پہلا بیان

قوم ثمود کو ہولناک آواز کے عذاب
سے تباہ کیا گیا(ھود:67)

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِى
دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (67)

اور ان ظالموں کو ہولناک آواز نے
پکڑ لیا پھر صبح کو اپنے گھروں میں
اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

دوسرا بیان

قوم ثمود کو زلزلے کے عذاب سے
تباہ کیا گیا (الاعراف: 78)

فَاَخَذَتْـهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ

دَارِهِمْ جَاثِمِیْنَ (78)

پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا، پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے

تیسرا بیان

قوم ثمود کو بجلی کے عذاب سے تباہ گیا (الزاریات: 44)

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (44)

پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو ان کو بجلی نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے

2 = کسی کا گناہ دوسروں کے
کندھوں
پر ہے یا نہیں اس پر قران میں دو
قسم کے بیان ہیں۔
1- بمطابق مندرجہ ذیل آیات انسان
دوسرے کا بوجھ نہی اٹھائے گا
اور جو شخص کوئی گناہ کرے گا تو
وہ اسی کے ذمہ ہے، اور ایک شخص
دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
(الانعام 64)
اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے
کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (فاطر 18)

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے
کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (الزمر آیت 7)

2 . اب بمطابق مندرجہ ذیل آیات

انسان اپنے علاوہ دوسروں کے بوجھ
بھی اٹھائے گا:-

ہاں ضرور وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں
گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ بہت
سے دوسرے بوجھ بھی (عنکبوت
13)

3 _ اگلا تضا

1. سورہ انفال آیت 33 میں

اللہ فرماتا ہے "اور اللہ ایسا نہ کرے گا
کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے،

اور اللہ انکو عذاب کرنے والا نہیں حالانکہ وہ بخشش مانگتے ہوں

2 .جبکہ اگلی ہی آیت 34 میں

اللہ فرماتا ہے "اور اللہ انہیں عذاب کیوں نہ دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں ہیں اس کے اہل تو پرہیزگار ہی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے

پہلی آیت میں فرمایا پیغمبر کے موجود ہونے کے صدقے اللہ عذاب کرنے والا نہی.

اگلی ہی آیت میں فرمایا اللہ عذاب
کیوں نہ دے جب وہ مسجد حرام سے
روکتے ہیں...
کیا ایک ہی موہقف نہیں ہونا چاہیے؟

4 = اگلا تضاد

1 = سورہ رحمان آیت 39 میں

ہے
اس دن کسی انسان اور جن سے
اسکے گناہوں کی باز پرسش نہ کی
جائے گی۔

سورہ القصص آیت 78 میں لکھا ہے
گناہ گاروں سے انکے گناہوں کے
بارے میں نہی پوچھا جائے گا۔

2.جبکہ سورہ الحجر آیات 91
تا 93 میں لکھا ہے تیرے رب کی
قسم ہم ان سے ضرور سوال کریں گے
جنہوں نے قران کو ٹکڑے ٹکڑے
کرنے کا گناہ کیا۔
اسی طرح
الاعراف آیت 6 میں لکھا ہے ہم ان
سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس
پیغمبر بھیجے گئے۔
خدا اس قسم کی تضاد بیانیاں نہیں کر
سکتا ،کبھی کوہی بیان جاری کرے تو
کبھی کوہی۔۔
جیسے سیاستدان کرتے ہیں۔۔

5 = اسی طرح

1.سورہ الانعام کی آیت 163

میں حضرت ابراھیم کو اول المسلمین

کہا گیا ہے ۔

2 = جبکہ سورہ الزمر کی آیت

12 میں حضرت محمد کو اول

المسلمین کہا گیا ہے۔

6 = ایک اور تضاد ک

سورہ الاعراف آیت 27 میں لکھا ...

ہے اللہ نے شیطانوں کو ان لوگوں کا

دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

مطلب کہ اللہ ہی لوگوں کو ورغلانے
کے لیے انکے پیچھے شیطان لگا دیتا
ہے۔کمال ہے
پھر تو سب کاروائیاں اللہ ہی کرتا رہتا
ہے۔
۔۔جبکہ کچھ آگے اسی سورت کی آیت
30 میں لکھا ہے گمراہوں نے اللہ کو
چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا
ہے۔۔۔
جبکہ اللہ خود ہی تو کہہ رہا تھا کہ
وہی شیطانوں کو انسانوں کے پیچھے
لگاتا ہے۔
کوہی ایک موبقف تو ہو۔

7 = بچھڑے کی پوجا

ایک بیان

جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے رب کے غضب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں (الاعراف مکی **152**)۔

دوسرا مختلف بیان۔۔۔

یاد کرو، جب ہم نے موسی کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے اُس وقت تم لوگوں نے بڑی زیادتی کی تھی مگر اس پر بھی ہم نے

تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو (البقرہ مدنی 51-52).

8 = گلا مختلف بیانیہ

اک بیان۔جب دوسری قوموں کو ...
بھی خوش کرنا تھا۔ جب مسلمان
کمزور تھے اور دوسرے اہل کتاب کو
متاثر کرنا چاہتے تھے تو کہا

جو کوئی مسلمان اور یہودی اور
نصرانی اورصابئی اللہ اور قیامت کے
دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی
کرے تو ان کا اجر ان کے رب کے ہاں
موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہو
گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے
(البقرہ:62)

2- دوسرا بیان۔جب ہاتھ میں طاقت آگئی تب

اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔(آل عمران:85)

قرآنی بیانات میں واضح تضادات

قرآن کا دعویٰ ہے کہ وہ مکمل اور حتمی کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا

تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف
پاتے۔ النساء آیت 82)
تو
پیش ہیں چند تضادات یا مختلف بیانیے
9 = مریم کو کتنے فرشتوں نے
بشارت دی؟
1- مریم کو ایک فرشتے نے مسیح
کی بشارت دی (مریم: 16-19)
ایک فرشتہ بھیجا مریم کو بشارت
دینے کے لیے۔
2 - مریم کو کئی فرشتوں نے

مسیح کی بشارت دی (آل عمران
(45:

حیرت ہے کہ ایک جگہ کہا کہ ایک فرشتہ بھیجا بشارت دینے،،، دوسری جگہ کہہ دیا کہ زیادہ فرشتے بھیجے بشارت دینے...

حقیقی خالق کائنات اتنا بھلکڑ نہیں ہو سکتا ..

10 - قوم عاد پر عذاب

1 - پہلا بیان کہ

کڑک کا عذاب دیا گیا (حم سجدہ 13)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (13)

پس اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو میں تمہیں کڑک سے ڈراتا ہوں جیسا کہ قوم عاد اور ثمود پر کڑک آئی تھی۔

2 ۔ دوسرا بیان کہ آندھی کا طوفان بھیجا۔

ہم نے چند منحوس دن سخت طوفانی ہوا ان پر بھیج دی عذاب کے لیے(حم سجدہ 16)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ (16)

پس ہم نے ان پر منحوس دنوں میں
تیز آندھی بھیجی تاکہ ہم انہیں ذلت
کے عذاب کا مزہ دنیا کی زندگی میں
چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور
بھی ذلت کا ہے اور ان کی مدد نہ کی
جائے گی۔
ہم نے ایک منحوس دن سخت طوفانی
ہوا اُن پر بھیج دی (القمر 19)
اِنَّـآ اَرْسَلْنَا عَلَيْـهِـمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ
يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19)
بے شک ہم نے ایک دن سخت آندھی
بھیجی تھی جس کی نحوست دائمی
تھی۔۔۔

قرآن لکھنے والے کبھی کوہی بیانیہ والی آیت بناتے تو کچھ عرصہ بعد کچھ اور بیان بنا دیتے...

11 = اگلا تضاد

1 = پہلا بیان

سورہ الانعام کی آیت 108 میں ہے

"اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ بے سمجھی میں زیادتی کر کے اللہ کو برا کہیں گے"

2 = جبکہ دوسرا متضاد بیان

سورہ الانبیا کی آیت 98 اور 99 میں ہے "اللہ کے سوا جو معبود

(فرضی بت،دیوی دیوتا) تم پوجتے ہو
سب جہنم کا ایندھن ہیں ہمیشہ وہاں
رہیں گے اگر الہ ہوتے تو داخل نہ
ہوتے

عجیب بات

ایک طرف اللہ تبارک و تعالی فرما
رہے ہیں دوسروں کے خداوں کو برا
مت کہو دوسری طرف خود فرما رہے
ہیں میرے سوا باقی سب الہ جہنمی
ہیں۔ پھر عجیب منطق تو یہ ہے کہ
وہ تو سب فرضی بت ،دیوی دیوتا
ہیں تو پھر وہ خیالی فرضی دیوی
دیوتا جہنمی کیسے ہوجاہیں گے؟

یہ بھی اللہ ہی کی شان ہے کہ
دوسرے الہ جو وجود ہی نہی رکھتے
یا وہ فرضی بت پتھر لکڑی ،یا پلاسٹر
آف پیرس کے بنے ہیں تو ان فرضی
بےجان چیزوں کو بھلا جہنم میں
ڈالنے کا فایدہ؟؟؟.عجیب بات...

12 = اسی طرح ایک اور تضاد

1 = پہلا بیان

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہودیوں
اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ
(المائدہ:51)

2 = دسرا مختلف بیان

اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں (المائدہ:82)

13 = اگلا تضاد

پہلا بیان...

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اگر ہم چاہتے تو سب کو ایک امت بنا دیتے (شوریٰ:8، مکی)

دوسرا مختلف بیان...

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

سب لوگ ایک ہی امت تھے (البقرہ: 213، مدنی)

14 = تضاد بیانیہ کہ

1 = بے شک جو لوگ اللہ کے

عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر
معاوضہ لیتے ہیں آخرت میں ان کا
کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام
نہیں کرے گا (آل عمران:77)

2 = دوسرا بیان

پھر تیرے رب کی قسم ہے ہم ان سب
سے سوال کریں گے اس چیز سے کہ
جو وہ کرتے تھے۔ (الحجر 92-93)

اب کہا جا رہا ہے کہ ان سب سے کلام
کریں گے۔

15

جنت کا عرض

پہلا بیان

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

جنت کا عرض آسمان اور زمین جتنا

ہے (الحدید 21)

جبکہ دوسری جگہ بیان۔

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ

جنت کا عرض آسمانوں (سات آسمان

اور زمین جتنا ہے (آل عمران 133)

تو ثابت ہوا کہ عربوں نے خدا کے نام

پر جو کلام بنایا اس میں وہ مختلف

بیانات لکھتے رہے۔

= 16

تم ہرگز بیویوں میں انصاف نہیں .
کرسکتے (النساء: 129)
اگر حقیقی خدا یہ بات کر رہا ہوتا تو
پھر اسکو تو سو فیصد درست علم
ہوگا کہ واقعی انسان ایک سے زیادہ
بیویوں میں انصاف نہیں کر پایے گا
اور وہ سختی سے ایک بیوی تک ہی
محدود رہنے کی تلقین کرتا۔
دوسرا بیان

2 = اگر بیویوں میں انصاف
کرسکتے ہو تو دو دو تین تین چار
چار نکاح کرو (النساء: 3)

مطلب کہ اللہ کو خود بھی کچھ کنفرم
نہیں، کہ انسان انصاف کر پاہیں گے یا
نہیں کر پاہیں گے؟
کبھی وہ کہتا ہے کہ تم بلکل انصاف
نہیں کر پاؤ گے...
اب جب اسکو پتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا
ہے..
تو پھر دوسری جگہ وہ خود ہی شک
میں پڑ کر کہتا ہے کہ اگر انصاف کر
پاؤ تو زیادہ بیویاں رکھ لو..
شاید یہ بھی عربوں نے خود ہی کلام
بنا کر پہلے ایک بیوی رکھنے کا
نظریہ بنایا ہوگا پھر بعد میں جب زیادہ
عورتیں وافر مقدار میں دستیاب

ہوگہیں اور مال و دولت بھی آنے لگا
تو پھر زیادہ بیویاں بنانے کا مردانہ
لالچ رکھ لیا...سب مرد ذہنوں کے کھیل
ہیں ..

17 = انسانوں کی تخلیق کے
متعلق مختلف بیانات

1 = پہلا بیان
انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا
کیا (العلق:2)

دوسرا مختلف بیان
2 = سب جانداروں کو پانی سے
بنایا گیا (الانبیاء:30)

تو پھر انسان بھی جانداروں میں شامل ہوا۔

3 = تیسرا بیان

انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا (ہجر:26)

4 = چوتھا بیان

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ

انسان کو خاک سے بنایا (آل عمران:59)

5 = پانچواں بیان

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

انسان زمین سے نکالا گیا۔۔

(ہود:61)

6 = انسان کو نطفے کی بوند

سے پیدا کیا (نحل:4)

7 = انسان کو لیس دار گارے

سے پیدا کیا (الصافات:11)

8 = سب سے عجیب مختلف بیان

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (17)

سورہ نوح

اور اللہ ہی نے تمہیں زمین میں سے
نباتات کی طرح پیدا کیا۔

9 = ایک اور جگہ بشر یعنی

انسانوں کو پیدا کرنے کے متعلق کہا
کہ

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا۔۔ (54
الفرقان)

اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی
سے پیدا کیا ....

10 = دوسرا مختلف بیان کہ

ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ؕ
(2النعام)

اللہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے
پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کر دیا

اس دور میں عرب کے ارد گرد کی
قوموں جیسے اہل فارس

،یونان،مصری لوگوں کے جاندار
زندگی کی شروعات کے متعلق مختلف
نظریات تھے تو عربوں نے ان سب
قوموں سے سن سنا کر انکو قرآن
میں مختلف بیانات کی صورت میں
لکھ دیا....جو آجکی سائنسی حیاتیاتی
تھیوریز کے لحاظ سے بھی غلط ثابت
ہو چکی ہیں..

یہ جو بیان ہے کہ ہم نے ہر چیز کو
پانی سے پیدا کیا..

تو کیا پتھر ،ریت، پہاڑ، کہکشائیں،
ستارے،سیارے، چاند ،شہابیے،
جاندار، چرند پرند،نباتات ، کیا سب ہی
پانی سے بنے ہیں؟
دوسرا مختلف بیان

کہ ہم نے آدم کو مٹی سے بنایا۔
اب آدم پانی سے کیوں نہیں پیدا کیا گیا؟

پھر حوا کس سے بنی مٹی سے یا اوپر والے بیان کے مطابق پانی سے؟

اور پھر تمام جانور کیسے پیدا ہوہے؟

قرآنی بیانات میں واضح تضادات

قرآن کا دعویٰ ہے کہ وہ مکمل اور حتمی کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔ النساء آیت 82)

تو

پیش ہیں چند تضادات یا مختلف بیانیے

18 = اک بیان کہ

انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ کوشش کرے گا (القرآن)سورہ النجم آیت 39

پھر تو انسان کی سعی کے مطابق ہی نتیجہ نکلنا چاہیے۔

دوسرا متضاد بیان....

اللہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت (القرآن)آل عمران آیت 26

اس بیان کے مطابق تو پھر انسان کٹھ پُتلی ہوا۔۔یا مجبور محض ہوا،اسکے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔۔

19 = اگلا تضاد

پہلا بیان۔۔ #

البقرہ آیات 54-56 میں پہلے بچھڑے کی پوجا کا زکر ہے بعد میں بنی اسرائیل نے خدا کو دیکھنے کا مطالبہ کیا جس پر تجلی دکھائ گئ۔

جبکہ دوسرا مختلف بیان#

النساء آیت 153 میں پہلے بنی اسرائیل نے خدا کو دیکھنے کا مطالبہ

کیا جس پر تجلی دکھائ گئ بعد میں
بچھڑے کی پوجا کا زکر ہے۔

20 = اک دعوہ

(نور 26)

اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ ۖ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ
أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۖ لَـهُـمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْـمٌ (26)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے
ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے
لیے ہیں، اور پاک عورتیں پاک
مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک
عورتوں کے لیے ہیں، وہ لوگ اس

سے پاک ہیں جو یہ کہتے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔۔

تو پھر

حضرت لوط کی بیوی گناہگار تھی

اسے عذاب دیا گیا (ھود 81) اب وہ ناپاک ہوہی اور جبکہ اسکا شوہر نبی تھا ۔۔جبکہ وہ تو پاک تھا۔۔

تو قرآن کا دعوہ تو غلط ثابت ہو گیا۔۔

اسی طرح

ظالم فرعون خود ناپاک ہوا جبکہ اسکی بیوی نیک دل تھی موسی کو فرعون سے بچایا اللہ سے جنت کی دعا کرتی تھی (تحریم 11)

یہاں بھی قرآن کی بات کہ ناپاک مرد
ناپاک عورتوں کے لیے ہیں..غلط
ہوگیا...

21 = اگلا تضاد

عربوں نے خدا کے نام پر جو قرآن
بنایا وہ کہتا ہے کہ....

پیغمبر کے لیے زیبا نہیں کہ مشرکین
کے لیے بخشش کی دعا کریں اگرچہ
رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں (توبہ
113)

جبکہ خود ہی دوسری جگہ کہتا ہے
کہ

حضرت ابراہیم نے اپنے مشرک والد کے
لیے بخشش کی دعا کی (ابراھیم 41)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِـدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (41)

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمانداروں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔۔۔

تو کیا پیغمبر بھی اللہ کی نہیں سنتے مانتے تھے؟؟

22 = اگلا تضاد : گناہ گاروں یا غلطی کرنے والوں کے متعلق مختلف بیان۔۔

پہلا بیان۔۔۔#

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّـٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (64)

اور رسول بھی ان کی معافی کی
درخواست کرتا تو یقیناً یہ اللہ کو
بخشنے والا رحم کرنے والا پاتے (نسا
64)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ.....

اگر تو (رسول) ان کے لیے ستر دفعہ
بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ
انہیں ہرگز نہیں بخشے گا (توبہ 80)

ایک جگہ اللہ کہتا ہے کہ رسول ان
گناہ گاروں کی معافی کی درخواست
کرے گا تو مانی جاہے گی....جبکہ
دوسری جگہ اپنے پہلے موقف سے
ہٹ کر کہتا ہے کہ چاہے انکے لیے

ستر دفعہ بھی معافی مانگو تو بھی اللہ نہیں معاف کرے گا...

اللہ بھی انسانی رویوں کی طرح اظہار کرتا نظر آتا ہے...

23 = اگلا تضا

پہلا بیان کہ پہلے آسمان بنایا پھر بعد میں زمین ...ملاحظہ کریں

کیا تمہارا بنانا بڑی بات ہے یا ...#
آسمان کا جس کو ہم نے بنایا ہے.

رَفَعَ سَمْكَـهَا فَسَوَّاهَا 28

اس کی چھت بلند کی پھر اس کو سنوارا.

(29) وَاَغْطَشَ لَيْلَـهَا وَاَخْرَجَ ضُحَاهَا

اور اس کی رات اندھیری کی اور اس کے دن کو ظاہر کیا۔

(30) وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحَاهَا

اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔

(31) اَخْرَجَ مِنْـهَا مَآءَهَا وَمَرْعَاهَا

اس سے اس کا پانی اور اس کا چارا نکالا (النازعات 27-30)

دوسرا مختلف بیان : کہ پہلے ..#

زمین بنی اسکی چیزیں بنیں پھر آسمان بناہے گہے...

هُوَ الَّـذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَـمِيْعًا ثُـمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ

(29) سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْـمٌ

اللہ وہ ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لیے پیدا کیا ہے، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں سات آسمان بنایا، اور وہ ہر چیز جانتا ہے۔(البقرہ:29)

اس آیت میں کہا کہ پہلے زمین کی چیزیں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف توجہ کرکے سات آسمان بنائے ...

تو یہ تو بلکل مختلف بات ہوجاتی ہے پہلے بیان سے۔

اور ویسے بھی علم فلکیات کی رو سے یہ زمین کی تخلیق اور آسمان کی تخلیق کے متعلق سب مذاہب کی باتیں ہی غلط ثابت ہو چکی ہیں...

24 = اگلا تضاد

ایک بیان....#

قرآن کہتا ہے کہ ستارے نچلے (پہلے) آسمان پر چراغوں کی صورت میں ٹنگے ہوہے ہیں۔(فصلت۔12)

یعنی پھر ستارے تو زمین کے نزدیک ہونے چاہیے۔
حالانکہ یہ نچلا اور اوپر والا کوہی ثابت ہی نہیں۔سب اجرام فلکی ہی ایک ہی خلا میں ہیں۔

جبکہ دوسرا متضاد بیان۔...#

دوسری جگہ قرآن کہتا ہے کہ چاند بالائی آسمان پر ہے۔

یعنی قرآن کے مطابق ستارے زمین سے نزدیک نچلے آسمان پر ہیں جبکہ چاند دور اوپر والے آسمان پر ہے۔

جبکہ سائنس ہمیں بتاتی ہے سب کہکشاہیں، سیارے ،ستارے ،چاند ،سورج اور زمین ایک ہی خلاء میں معلق ہیں...کوہی نچلا یا اوپر والا آسمان نہیں ہے...اور الٹا چاند زمین کے نزدیک ہے جبکہ تارے عربوں میل دور ہیں۔قران کی سائنس غلط ثابت ہو جاتی ہے۔

25 = اگلا تضاد

پہلا بیان..#

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ...

زمین اور آسمان چھے دن میں بنائے گئے (الاعراف آیت 54)

جبکہ دوسرا مختلف بیان

زمین اور آسمان آٹھ دن میں بنائے گئے (فصلت 9-12)

تیسرا مختلف بیان کہ زمین وآسمان کو "کن" کہہ کر فورا ایک دم بنادیا

بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (البقرہ 117)

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ،
اور جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے تو
صرف یہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، سو
وہ ہو جاتی ہے۔۔۔

فلکیاتی سائنسی علوم کے لحاظ سے
تو یہ سب باتیں غلط ثابت ہو چکی
ہیں ۔۔

26 = ایک بیان کہ

استطاعت رکھتے ہوئے بھی روزہ
چھوڑا جا سکتا ہے فدیہ دے کر
(البقرہ آیت **184**)

دوسرا مختلف بیان

استطاعت رکھتے ہوئے روزہ نہیں
چھوڑا جاسکتا۔ چھوڑے روزے بعد

میں ہر حال میں بعد میں رکھنے ہوں
گے,گنتی پوری کرنی ہوگی.. (البقرہ
آیت نمبر185

قرآنی بیانات میں واضح تضادات .

قرآن کا دعوٰی ہے کہ وہ مکمل اور
حتمی کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا
ذمہ خدا نے لیا ہے.(کیا یہ لوگ قرآن
میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا
تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف
پاتے۔ النساء آیت 82)

پیش ہیں چند اختلافات، تضادات یا
مختلف بیانیے...

27 = بیوہ کے لیے عدت کے

متعلق پہلا بیان۔

وَالَّـذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَـرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا □

(البقرہ 234)

اور جو تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہیے، (البقرہ آیت 234)

وَالَّـذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْـرَ اِخْرَاجٍ □ (240)

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں اپنی

بیویوں کے لیے سال بھر کے لیے گزارہ کے واسطے وصیت کرنی چاہیے گھر سے باہر گئے بغیر

(البقرہ آیت 240)

کوہی ایک بات تو کنفرم ہونی چاہیے ،ایسا کنفیوژن پر مشتمل بیانیہ کیوں؟

پھر کاروبار کرنے والی یا جاب کرنے والی خواتین کے لیے تو الٹا یہ پابندی مزید مشکل پیدا کرتی ہے۔

28 = زنا کرنے والی فاحشہ

عورتوں کے متعلق تضاد بیانی۔

:پہلا بیان

وَاللّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْھِدُوْا عَلَیْھِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ ۚ فَاِنْ شَھِدُوْا فَاَمْسِکُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ (15)

اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے ان پر اپنوںمیں سے چار مرد گواہ لاؤ، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے (النساء آیت 15)

دوسرا مختلف بیان

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ (2)

بدکار عورت اور بدکار مرد ہوں تو،
پس دونوں میں سے ہر ایک کو سو
سو دُرّے مارو، اور تمہیں اللہ کے
معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا
چاہیے (النور آیت 2

حیرت دو مختلف بیانات

29 = اللہ کے نبی کے اخلاق

،اعمال کے لیے مختلف بیانات..

پہلا بیان کہ

(4) وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اور بے شک آپ تو بڑے ہی اچھے
اخلاق والے ہیں (القلم آیت 4)

دوسری جگہ بیان

عَبَسَ وَتَوَلّٰی (1) اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی.2

اور نبی نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا جب ایک نابینا آیا (عبس آیات 1-2)

نبی کے اعمال کے متعلق تیسرا بیان

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَـهٝٓ اَسْرٰى حَتّـٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۚ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الـدُّنْيَاۖ (67)

نبی کو نہیں چاہیے کہ قیدی بنائے جب تک زمین میں خوب خونریزی نہ کرلے۔

(انفال آیت 67)

یہاں پر خونریزی کرنے والا نبی بنا دیا.....

30 = اگلا تضاد

دین قبول کرنے کے لیے مختلف بیانات

پہلا بیان

لَآ اِكْـرَاهَ فِی الدِّيْنِ

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے (البقرہ256)

یعنی دین قبول کرنے کے لیے کوہی زور زبردستی نہیں

دوسرا مختلف بیان:

قَاتِلُوا الَّـذِيْنَ لَا يُؤْمِنُـوْنَ بِاللّٰـهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰـهُ
وَرَسُوْلُـهٗ وَلَا يَدِيْنُـوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ (29)

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور
آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور
نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ
اور اس کے رسول نےرام کیا ہے اور
سچا دین قبول نہیں کرتے...

(توبہ آیت 29)

دوسری جگہ کہہ دیا کہ ان سے لڑاہی
کرو جو سچا دین قبول نہیں
کرتے...کتنا بڑا یو ٹرن..

اسی لیے مسلمان ہمیشہ دوسری قوموں سے لڑاہی جھگڑے کرتے ہی رہیں گے۔۔تعلیمات ہی ایسی ہیں۔

31 = اگلا تضاد

اللہ کا پہلا بیان کہ

سو مومن ہزار کا ف روں پر بھاری ہیں، (الانفال آیت 65)

دوسرا بیان جب اللہ کو جنگ کے بعد پتا چلا کہ وہ تو کمزور ہیں۔

سو مومن دو سو پر بھاری ہیں،ہزار ہونگے تو دو ہزار پر بھاری پڑیں گے (الانفال آیت 66)

ان بیانات سے پتا چلتا ہے کہ عربوں کے بناۓ اللہ کو بھی پہلے سے حتمی طور پر کنفرم پتا نہیں چلتا تھا کبھی کچھ کہتا تو کبھی کچھ ...حقیقی خدا کو تو ہر بات کا پکا علم ہونا چاہیے پھر ...یا پھر اللہ کے نام سے عربوں نے خود ہی قرآن بنایا..

32 = جنگ بدر کے متعلق مختلف بیانات

کچھ کنفرم ہی نہیں ہوتا کہ جنگ بدر میں آخر کتنے فرشتوں سے مدد کی گہی، یا کتنے فرشتوں سے مدد کی جانی چاہیے؟

پہلا بیانیہ

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ
(9) مُمِدُّكُم بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَـةِ مُرْدِفِيْنَ

جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے
تھے تو اس نے جواب میں فرمایا کہ
میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے
ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں

تو اس بیان کے مطابق تو

بدر میں ایک ہزار فرشتوں نے مدد
کی

(انفال آیت 9)

دوسری جگہ بیان۔کہ

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْـفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ
رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَـةِ مُنْزَلِيْنَ

(آل عمران 124)

تم نے مسلمانوں کو کہا کہ کیا
تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب م
لوگوں کی مدد کے لیے تین ہزار
فرشتے آسمان سے بھیجے گا۔

تیسرا بیان

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ الَافٍ مِّنَ
الْمَلَآئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (125)

اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو
اور وہ تم پر ایک دم سے آ پہنچیں تو
تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار
گھوڑوں پر مدد کے لیے بھیجے گا۔

مطلب یہ کہ خدا کو خود بھی واقعات کے مطابق کچھ کنفرم نہیں ہوتا کہ کرنا کیا ہے؟

قرآنی بیانات میں واضح تضادات

جب پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں پر مذہبی بیانیوں کے تضادات واضح کیے جاتے ہیں تو وہ لوگ جان چھڑانے کے لیے مذہبی تضادات کی بڑی وجہ ضعیف ،کمزور احادیث و روایات کو قرار دیتے ہیں وہ ان روایات کو جھوٹی،غلط موضوع وغیرہ کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں۔اور پھر سمجھتے ہیں کہ قرآن واقعی ہی خدا کی اپنی بناہی کتاب ہے اور تضادات اور

غلطیوں سے پاک ہے ،لیکن حقیقت تو کچھ اور ہی ہے۔۔

دعوہ

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔ (نساء82)

پیش ہیں قرآن کے چند اختلافات، تضادات یا مختلف بیانیے

33 = پہلا بیان: کہ خدا کے

کلمات یا باتیں حتمی ہوتی ہیں۔وہ بدلتا نہیں۔۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (115 انعام)

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کی انتہائی حد تک پہنچی ہوئی ہیں، اس کے یہ کلمات(باتیں) بدلتے نہیں ، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

جبکہ دوسرا مختلف بیان: کہ وہ بدل جاتا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (106 البقرہ)

ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں
یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا
اس کے برابر لاتے ہیں، کیا تم نہیں
جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔

اب یہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ وہ اپنے
کلمات بدل لیتا ہے۔۔حیرت ہے ۔اللہ کو
تو مستقبل کے حالات اور انسانی
سوچیں تک معلوم ہونی چاہیئے ۔۔اور
انکو دیکھ کر ہی حتمی کلام یا
احکامات صادر کرنے چاہیے ۔لیکن
آیات منسوخ کرنے سے پتا چلتا ہے
کہ اللہ کے بیانات بھی بدلتے رہتے
ہیں۔۔کچھ کنفرم نہیں۔بدلتی صورتحال
سے اسے شاید پہلے سے آگاہی نہیں
ہوتی۔۔اسی لیے نہی صورتحال کے

مطابق پہلی کہی ہوہی بات منسوخ
کرنی پڑتی ہے۔

34 = ایک بیان کہ

شراب شیطانی کام ہے (المائدہ آیت
90)

دوسرا مختلف بیان:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ
مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًاؕ (النحل 67)

اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے
نشہ آور (شراب)اچھی غذا بھی بناتے
ہو،

اب یہاں شراب کا ذکر اللہ کی نعمتوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اسکو رزق حسنا کہا گیا(نحل آیت 67)

35 = اگلا تضاد

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ

(11 تغابن)

اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت بھی نہیں آتی۔۔

یعنی کہ مصیبت اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے ۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (30 الشوری)

اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ
تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے
کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے
گناہ معاف کر دیتا ہے

یعنی کہ مصیبت خود انسان کی وجہ
سے آتی ہے (شوری آیت 30)

36 = اگلا تضاد بیانیہ

ایک بیان کہ

جادوگر موسیٰ پر ایمان نہ
لائے۔صرف چند دیگر لوگ ایمان
لائے ۔

(یونس آیت 83)

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ)
يونس83)

پھر کوئی بھی موسٰی پر ایمان نہ لایا
مگر اس کی قوم کے چند جوان اور وہ
بھی فرعون اور ان کے سرداروں سے
ڈرتے ڈرتے

دوسرا بیان کہ

جادوگر موسٰی پر ایمان لے اہے
الاعراف آیات 114-121)

(120) وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ

اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔

(121) قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ

کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔
پھر ایک ہی واقعہ کو بار بار مختلف انداز سے قرآن میں بےشمار دفعہ بیان کرنے سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے قرآن لکھنے والے بس بار بار لوگوں کو کہانی سنا کر راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں ،اس طرح بار بار کہانی سنانے میں کچھ بیانات میں پھر تضاد پیدا ہو ہی جاتا ہے۔

37 = گلا تضاد

ایک ہی سورہ میں خدا دو مختلف باتیں کرتا نظر آتا پہلے کہتا ہے ک
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کدوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے
(اعراف آیت 27)

دوسری جگہ کہتا ہے کہ
اِنَّــهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰـهِ

ان (لوگوں) نے خود شیطانوں کو اپنا دوست بنایا ہے (الاعراف آیت 30)

گہرائی سے سمجھنے والے سمجھ لیتے ہیں کہ کوہی حقیقی خالق اس طرح کے کنفیوژ بیان نہیں دے سکتا..کبھی کچھ کہہ دے اور کبھی کچھ

38 = زمین اور آسمان بنانے پر

مختلف بیانات

زمین اور آسمان کے متعلق ایک بیانیہ...

کہ پہلے دو دن میں زمین بناہی پھر اسکے بعد چار دن میں زمین کی چیزیں بناییں..پھر اسکے بعد آسمان کی طرف توجہ کی تو پھر دو دن میں آسمان بناہے .. فصلت آیت9- 12

اس بیان کے مطابق تو

آسمان اور زمین علیحدہ علیحدہ ہی تھے ..

:دوسرا متضاد بیانیہ کہ

آسمان اور زمین تو باہم ملے ہوئے تھے (الانبیا آیت 30)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوٓا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا (30)

ک یا منکروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے انھیں جدا جدا کر دیا۔

39 = بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا پر دو مختلف بیانات

ایک بیان کہ

بنی اسرائیل بچھڑے کو پوجنے پر نادم ہوئے (الاعراف 149)

لَمَّا سُقِطَ فِيَ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْاۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (149)

جب نادم ہوئے اور معلوم کیا کہ بے شک وہ گمراہ ہوگئے تھے، تو کہنے لگے اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو بے شک ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے

دوسرا بیان کہ

نادم نہیں ہوئے بلکہ اسی پر جمے رہے

(طہ آیت 91)

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا (91)

کہا ہم برابر اسی پر جمے بیٹھے رہیں گے

40 = اگلا تضاد

برے لوگوں یا گنہگاروں کو نامہ اعمال دینے کے متعلق مختلف بیانات

ایک بیان کہ

روز آخرت کے دن برے, گنہگار لوگوں کو اعمال نامہ پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا (الانشقاق آیت 10)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (10)

اور لیکن جس کو نامۂ اعمال پیٹھ پیچھے سے دیا گیا۔

دوسرا مختلف بیانیہ

کہ برے یا گنہار لوگوں کو۔

انکا اعمال نامہ انکے بائیں ہاتھ

میں دیا جائے گا (الحاقة آیت 25)

اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يَا

(25) لَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ

جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں

ہاتھ میں دیا جاہے گا تو وہ کہے گا

اے کاش میرا اعمال نامہ ہی نہ ملتا۔

41 = اگلا تضاد

ایک بیان کہ

انسان پانی سے بنایا گیا (الفرقان آیت

54)

دوسرا مختلف بیان کہ
انسان مٹی سے بنایا گیا (الانعام آیت
2)

42 = عیسی کی وفات کے متعلق
متضاد بیانات

ایک بیان
اِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (55 آل عمران)

جس وقت اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ!
بے شک میں تمہیں وفات دیتا ہوں اور
تمہیں اپنی طرف اٹھاتا ہوں۔
اس بیان کے مطابق تو

عیسیٰ وفات پا گئے(آل عمران آیت
(55
دوسرا بیان کہ
عیسیٰ کی موت مشتبہ بنا دی گئی ،نا
وہ قتل ہوہے نا ہی سولی دیے گہے
بلکہ آسمان پر اٹھاہے گہے (نساء
آیت158 -157)
ان مختلف مشتبہ بیانات کی وجہ سے
آجتک لوگ کنفیوژ ہیں کچھ کا کہنا ہے
کہ عیسی وفات پاگہے ہیں تو کچھ کا
کہنا ہے کہ عیسی زندہ ہی آسمان پر
اٹھائے گئے ہیں ۔۔
مطلب کہ ایک اتنا بڑا خالق کائنات کہ
جس نے سب واضح چیزیں بناہیں ہوں

جیسے کہ بڑے بڑے ستارے ،سیارے ،پہاڑی سلسلے ،سمندر وغیرہ ۔لیکن وہ ایک واضح کتاب نہیں بنا پایا ۔۔۔اور واضح طور پر بتا نہیں پایا کہ عیسی فوت ہوگئے ہیں یا نہیں۔۔

43 = قرآن مشرق اور مغرب

کے متعلق مختلف بیانات دیتا ہے

۔جس سے کچھ واضح ہی نہیں ہوتا۔۔

ایک بیان کہ

قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ (142

البقرہ)

کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔۔

دوسرا بیان کہ

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (17
الرحمن)
وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا
مالک ہے
اب یہ دو مشرق اور دو مغرب
کونسے ہیں اور کہاں ہیں؟
تیسرا بیان کہ
فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اِنَّا
لَقَادِرُوْنَ (معارج 40)
پس میں (رب خود) مشرقوں اور
مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا
ہوں کہ ہم ضرور قادر ہیں..

اب علماء آجتک یہ واضح نہیں کر پائے کہ یہ مشرق مغرب کتنے ہیں اور کہاں ہیں..

44 = ہمارے ایک دن (یوم) اور

خدا کے ایک یوم میں فرق

ایک بیان

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (47 الحج)

اور ایک دن تیرے رب کے ہاں ہزار برس کے برابر ہوتا ہے جو تم گنتے ہو

اس بیان کے مطابق تو

رب کے ہاں ایک دن ہزار سال کے برابر ہے(حج47)

دوسرا بیان کہ

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (4 معارج)

(اور وہ عذاب) اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔

اب اس بیان کے مطابق رب کے ہاں ایک دن ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے(المعارج4)

یہاں بھی حتمی بات معلوم نہیں کہ خدا کا یوم کتنے سال کے برابر ہے۔۔

قرآنی بیانات میں واضح تضادات

جب پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں پر مذہبی بیانیوں کے تضادات واضح کیے جاتے ہیں تو وہ لوگ جان چھڑانے کے لیے مذہبی تضادات کی بڑی وجہ ضعیف ،کمزور احادیث و روایات کو قرار دیتے ہیں وہ ان روایات کو جھوٹی،غلط موضوع وغیرہ کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں۔اور پھر سمجھتے ہیں کہ قرآن واقعی ہی خدا کی اپنی بناہی کتاب ہے اور تضادات اور غلطیوں سے پاک ہے ،لیکن حقیقت تو کچھ اور ہی ہے۔

دعوہ

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی

طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔ (نساء82)

تو

پیش ہیں چند اختلافات، تضادات یا مختلف بیانیے...

45 = ایک بیان کہ

ہر ایک امت کے لئے ایک رسول آیا (یونس47)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَإِذَا جَآءَ رَسُوْلُـهُمْ قُضِيَ بَيْنَـهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (47 یونس)

اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا، پھر جب ان کے پاس ان کا رسول آیا

تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ
کیا گیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔۔

تو اب اس دعوے کی بنیاد پر بتایا
جاہے کہ ہندوؤں راجپوتوں کے لیے
یا پنجابیوں یا سندھیوں ،یا پشتون یا
بلوچیوں کے لیے کونسا رسول آیا ؟

دوسرا مختلف بیان کہ

محمد سے پہلے
کوئی(نبی)ڈرانےوالانہیں آیا(سبا44)

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا ۖ وَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ (44 سبا)

اور ہم نے انہیں کوئی کتاب نہیں دی
کہ وہ اسے پڑھتے ہوں، اور ہم نے

ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا۔
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ
(یس 6)
تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے سو وہ غافل ہیں۔۔۔
اس بیان کے مطابق اگر عرب کے کافروں کے لیے کوہی بھی ڈرانے والا نہیں ایا تھا پہلے,,, تو پھر وہ اسماعیل یا ابراہیم کیا ڈرانے والے پیغمبر نہیں تھے؟
46 = اگلا تضاد: بلکہ بہت بڑی قرآنی غلطی۔

قرآن بنانے والوں نے تاریخی شواہد
میں بڑی غلطی کر دی ۔۔

عیسی کی ماں مریم کو ہارون اور
موسی کی بہن بنا دیا، اور مریم کا باپ
عمران بتایا ، موسی کا باپ بھی
عمران تھا۔۔یعنی مریم اور موسی کا
باپ عمران۔۔جبکہ عیسی بن مریم تو
موسی اور ہارون سے لگ بھگ
1500 -2500 سال بعد ہوہے۔۔۔
اتنی بڑی تاریخی غلطی۔۔۔

ہارون موسی کے بھاہی تھے۔۔
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ
(142 توبہ)

اور موسٰی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم میں میرے جانشین رہو اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کی راہ پر مت چلو

دوسری جگہ بیان:

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا (12 تحریم)

اور مریم عمران کی بیٹی (کی مثال بیان کرتا ہے) جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی

مریم بنت عمران میں اپنی روح پھونکی یعنی عیسی کو بنایا۔

ایک اور جگہ بیان کہ

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (27) يَآ اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (28)

پھر وہ اسے قوم کے پاس اٹھا کر لائی، انہوں نے کہا اے مریم البتہ تو نے عجیب بات کر دکھائی۔ (27) اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔۔

کہ تو نے بغیر شادی کے ہی بچہ(عیسی) پیدا کر دیا۔۔

47 = نور کے متعلق ایک بیان

کہ

اَللّٰہُ نُـوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے(نور35)

یعنی کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے۔

دوسرا بیان کہ

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ نُـوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (16 نوع)

اور ان میں چاند کو نور بنایا اور آفتاب کو چراغ بنایا۔۔۔

اب چاند کی روشنی تو خود کی نہیں وہ سورج کی روشنی سے چمکتا

ہے۔یعنی مصنوعی طور پر روشن ہوتا ۔ تو کیا اللہ جو کہ خود کو نور کہتا ہے وہ کس کی روشنی سے چمکتا ہے ؟ وہ کہاں سے روشنی لیتا ہے ؟

48 = اگلا متضاد بیانیہ

ایک جگہ بیان کہ

قوم عاد کو ایک دن میں تباہ کیا(قمر19)

اِنَّـآ اَرْسَلْنَا عَلَيْـهِـمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19)

بے شک ہم نے ایک منحوس دن سخت آندھی بھیجی تھی

دوسرا مختلف بیان کہ
قوم عاد کو کئی دنوں میں تباہ کیا
(فصلت16)

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَہُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَاؕ (16 فصلت)

پس ہم نے ان پر منحوس (کہی)دنوں تک تیز آندھی بھیجی تاکہ ہم انہیں ذلت کے عذاب کا مزہ دنیا کی زندگی میں چکھا دیں۔

کبھی کوہی بیان تو کبھی کوہی

49 = اگلا تضاد

ایک بیان کہ

وہی (ایک) اللہ ھے جو خالق
ہے(غافر62)
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا
هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (62 مومن)

یہی اللہ تمہارا رب ہے ہر چیز کا خالق
، اس کے سوا کوئی الہ نہیں،
دوسرا مختلف بیان کہ

اللہ بہترین ہے زیادہ خالقوں میں
سے(مومنون14)

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (14
مومنون)
سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر
ہے سب خالقوں میں سے....

حیرت ہے کہ آخر کتنے خالق خدا ہیں؟
یا اور بھی کوہی خالق ہیں۔

50 = جھوٹ جیسی براہی
پر قرآن کی تضاد بیانیاں

ایک بیان

جھوٹ بولنے والے پر اللہ نے لعنت کی(ال العمران61)(نور7)

جبکہ دوسری جگہ قرآن لکھنے والوں نے خود اللہ کے ذریعے جھوٹ کی ترغیب دلائی

(مریم کو اللہ نے خود جھوٹ بولنے کا کہا)کہ تو کھا اور پی کوئی نظر آئے

تو کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہے(مریم26)

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا (26)

پس کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر، پھر اگر تو کوئی آدمی دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمان کے لیے روزہ کی نذر مانی ہے سو آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔۔

خدا کی بات تو حتمی ہونی چاہیے۔۔ایک واضح اٹل اصول۔۔جھوٹ

بولنا غلط ہے تو پھر بس غلط ہی رہنا چاہیے ۔۔

لیکن یہاں تو اللہ بھی کمزور انسانوں کی طرح مصلحت پسند بن کر جھوٹ بولنے کی ترغیب دے رہا ہے۔۔ قرآن کی ایسی آیات سے ہی تو پھر اہل تشیع نے وقتی جھوٹ بولنے کا اپنا مشہور عقیدہ تقیہ ثابت کر رکھا ہے۔۔

کہ یہ تو خدا خود جھوٹ بولنا سکھاتا ہے۔۔

یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں نے خود ہی خدا کے نام پر ایسی تعلیمات ،باتیں بنا رکھی ہیں۔۔

51 = اللہ کی موجودگی کے

متعلق مختلف بیانات

ایک بیان کہ

اللہ آسمان میں ہے (سورہ ملک 16
،17)

دوسرا مختلف بیان کہ

اللہ عرش پر ھے(طہ5)(یونس،3)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (طہ 5)

رحمان جو عرش پر جلوہ گر ہے

پھر اسکا وہ عرش کہاں

عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ

اسکا عرش پانی پر (ھود7)

اور مزید بیانات

اللہ ہرجگہ ھے(بقرہ115)

اللہ تمہارے قریب ہے (بقرہ 186)

اللہ بہت قریب ہے (سبا 50)

اللہ شہ رگ سے بھی قریب
ھے(ق16)

ایسے مختلف بیانات کی وجہ سے پھر
مسلمان مختلف نظریاتی فرقوں میں
تقسیم ہوتے جاتے ہیں۔۔اور وہ مختلف
عقیدے بنا لیتے ہیں۔۔

52 = قیامت آنے اور صور

پھونکے جانے پر مختلف بیانات

ایک بیان کہ

قیامت والے دن ایک صور پھونکا جائیگا، تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاہیں گے اور قیامت اجاہے گی (الحاقہ13-15)

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ (13 الحاقہ)

پھر جب صور پھونکا جائے گا ایک بار پھونکا جانا.....فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (الحاقہ 15)

پس اس دن قیامت ہو گی۔

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ (13 نازعات)

پھر وہ واقعہ (قیامت) صرف ایک ہی ہیبت ناک آواز ہے

ایک اور بیان کہ

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ (مدثر 8)

پھر جب صور میں پھونکا جائے گا۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ (مدثر 9)

پس وہ اس دن بڑا کٹھن دن ہوگا

دوسری جگہ مختلف بیان کہ

دو دفعہ صور پھونکا جاہے گا۔۔ (الذمر 68)

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (زمر 68)

اور صور پھونکا جائے گا تو بے
ہوش ہو جائے گا جو کوئی آسمانوں
اور جو کوئی زمین میں ہے سواہے
جسے اللہ چاہے، پھر وہ دوسری دفعہ
صور پھونکا جائے گا تو یکایک وہ
کھڑے ہوکر (قیامت)دیکھ رہے ہوں
گے
تو

کنفیوژن ہی کنفیوژن ۔۔مختلف بیانات ۔

53 = اگلا تضاد یا

اختلافات

عالم اسلام میں کچھ مسلمان اللہ کا
وجود یعنی جسم مانتے ہیں تو کچھ
کے نزدیک اللہ کو جسم کی صورت

میں ماننا بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ
جسم ماننے سے اللہ کی حد مقرر ہوتی
ہے یعنی ایک جسم والی چیز کا کچھ نا
کچھ حدود اربعہ ہوگا ۔تو پھر وہ
محدود بن جاتا ہے۔۔۔

اب اللہ کے وجود یا جسم کے متعلق
قرآن کے ہی مختلف بیانات

اور کوئی اس(اللہ)جیسا
نہیں(اخلاص4)

(4) وَلَمْ يَكُنْ لَّـهٝ كُفُوًا اَحَدٌ

اور اس کے جیسا کوئی نہیں ہے

اللہ کی آنکھیں ہیں(طہ39)

(39) وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ

تاکہ تو میری آنکھوں کے سامنے
پرورش پائے

اللہ کے ہاتھ ہیں(مائدہ64)

قَالَ يَآ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا
خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْعَالِيْنَ

(سورہ ص 75)

فرمایا اے ابلیس! تمہیں اس کے
سامنے سجدہ کرنے سے کس نے منع
کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے
بنایا

ص75

اللہ کی مٹھی بھی ہے اور اسکا داہنا
ہاتھ بھی ہے ...(الزمر67)
ایک اور بیان کہ
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ بلکہ اس کے دونوں
ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں۔[المائدة: 64]
ایک بیان کہ
اللہ کا چہرہ بھی ہے
وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
(الرحمن 27)
اور آپ کے رب کا چہرہ باقی رہے گا
جو بڑی شان اور عظمت والا ہے
اللہ کی پنڈلی
اللہ قیامت کے دن اپنی پنڈلی کھولے گا

(القلم 42)

تو گویا قرآن میں ہی اللہ کے جسم کے متعلق مختلف بیانات پاہے جاتے ہیں حیرت..

54 = اگلا تضاد

ایک بیان کہ اللہ بستیوں کو تباہ نہیں کرتا..

تیرا رب ظلم کے باوجود، بستیوں کو تباہ نہیں کرتا

(انعام131)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُـهَا غَافِلُوْنَ (131)

یہ اس لیے ہوا کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم کرنے کے باوجود ہلاک نہیں کیا کرتا ......

دوسرا مختلف بیان

پھر ہم بستیوں کو تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں(اسراء16)

جہنمیوں کا کھانا کیا ہوگا؟ =55

اس پر بھی قرآن بنانے والوں نے مختلف بیانات لکھ ڈالے۔

ایک بیان

جہنم میں کھانا خاردار جھاڑیوں کی صورت ہوگا(غاشیہ 6)

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (5 غاشیہ)

انہیں ابلتے ہوئے چشمے سے پلایا جائے گا۔

(6) لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ

ان کے لیے کوئی کھانا سوائے کانٹے دار جھاڑی کے نہ ہوگا۔

دوسرا مختلف بیان

انکے لیے صرف زخموں کی پیپ ہوگی (حاقہ36)

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ (حاقہ36)

اور نہیں ہے کھانا ، مگر زخموں کا دھون۔

لَّا يَاْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ (37 حاقہ)

اسے سوائے گناہگاروں کے کوئی نہیں کھائے گا۔

اک اور بیان کہ

ان کا کھانا تھوہر کی ایسی ٹہنیاں ہونگی جو شیطانوں کے سر کی مانند ہونگی

(صافات 62-66)

(62) اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ

کیا یہ اچھی مہمانی ہے یا تھوہر کا درخت۔

(65) طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ

اس کا پھل گویا کہ سانپوں کے پھن ہیں۔

فَاِنَّـهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْـهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْـهَا الْبُطُوْنَ (66)

پس بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے اپنے پیٹ بھر لیں گے۔

اصل میں قرآن لکھنے والوں نے عرب ریگستانی علاقے میں کانٹے دار تھوہر کی جھاڑیاں دیکھ رکھی تھیں جن کو جانور تک نہیں کھاتے تھے ..یہ دیکھ کر لوگوں کو ڈرانے کے لیے دوزخ میں بھی وہی کانٹے دار تھوہر ہی اگا دیا...انسانی ذہنوں کی پیداوار ہیں سب کتابیں سب کلام ...

56 = اگلا اختلافی موضوع

اک بیان کہ

کوئی اللہ کی مرضی کےبغیر ایمان نہیں لاسکتا(یونس100)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (100) □

اور کسی کے بھی بس میں نہیں کہ اللہ کے حکم کے سوا ایمان لے آئے....

پھر ایک اور جگہ مختلف بیان دیا جاتا ہے کہ جو جیسے چاہے کر سکتا ہے ..

تم میں سے جو چاہے سیدھا چلے(التکویر28)

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ (28)

جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے
اسی سورہ کی اگلی آیت میں پھر
متضاد بیان کہ
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ
(تکویر 29)
اور تم تو تب ہی چاہو گے کہ جب اللہ
چاہے گا، جو تمام جہان کا رب ہے۔
اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ سب
انسانوں کو اللہ ہی چلا رہا ہے۔۔اللہ کے
پلان کے مطابق ہی سب کچھ ہو رہا
ہے۔تو اگر اللہ ہی سب کچھ طے کر
رہا ہے تو انسان تو محض ربوٹ
ہوہے ،اللہ کے پروگرام کے مطابق ہی

چل رہے ہیں۔۔مجبور محض ہیں ۔۔تو پھر تو یہ جنت جہنم ،دنیا، زندگی ، سارا سٹیج ڈرامے کی طرح ہے۔۔اللہ نے پہلے سے ہی ہر کسی کے کردار کے لیے سکرپٹ لکھ رکھا ہے۔۔

57 = موت کے وقت جان کون

لیتا ہے۔۔اس پر مختلف قرآنی بیانات

ایک بیان کہ

ملک الموت (ایک فرشتہ) ہی جان

لیتا ہے(سجدہ11)

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّـذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُـمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (11)

کہہ دو تمہاری جان موت کا وہ فرشتہ قبض کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کے پاس لوٹائے جاؤ گے

دوسرا متضاد بیان کہ

زیادہ فرشتے لیتے ہیں(محمد27)

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (27)

پھر کیا حال ہوگا جب ان کی روحیں بہت سے فرشتے قبض کریں گے، ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے.....

اک اور مختلف بیان کہ

جان تو اللہ ہی لیتا ھے(زمر42)

اَللّٰـہُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِـہَا وَالَّتِیۡ لَمۡ تَمُتۡ فِیۡ مَنَامِـہَا (42)

اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان جانوں کو بھی جن کی موت ان کے سونے کے وقت نہیں آئی

اک اور مختلف بیان کہ

ہمارے بھیجے ہوہے رسول جان قبض کرتے ہیں(انعام61)

حَتّٰۤـی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡہُ رُسُلُنَا وَہُمۡ لَا یُفَرِّطُوۡنَ (61)

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے رسل اسے قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

تضادات ہی تضادات

58 = ماؤں کے متعلق قرآن کے مختلف بیان

ایک بیان کہ

ماں صرف وہی ھے جو آپکو جنم دے(مجادلہ2)

اَلَّذِیْنَ یُظَاهِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْؕ اِنْ اُمَّهَاتُهُمْ اِلَّا اللَّآئِیْ وَلَدْنَهُمْ (2)

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں
سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں
نہیں ہو جاتیں، ان کی مائیں تو وہی
ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے

سورہ احزاب 4 میں اللہ کہہ رہا ہے کہ
منہ سے کہہ دینے سے کوہی عورت
تمہاری ماں نہیں بن جاتی بلکہ ماں
وہی ہے جو پیدا کرے، اسی طرح منہ
بولے رشتے بنانے سے جیسے باپ
یا بیٹا وہ نہیں بنتے۔۔
جبکہ پھر وہی قرآن اپنے اس منہ
بولے رشتوں کے موقف کے خلاف
بیان جاری کر دیتا ہے ،حیرت کی بات
۔

دوسرا مختلف بیان کہ

نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں(احزاب6)

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

اور اس (نبی) کی بیویاں ان کی مائیں ہی

یہاں قرآن لکھنے والوں نے تضاد بیانی کرتے ہوے نبی کی بیویوں کو منہ بولی ماہیں بنا دیا۔۔جبکہ

اسی نبی کا منہ بولا رشتہ ختم کروا دیا۔۔اور کہا کہ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔۔

59 = اللہ کے نزدیک حرمت

والے مہینے کتنے ہیں اس کے متعلق بھی قرآن لکھنے والوں نے مختلف بیانات بنا دیے۔

اک بیان کہ

حرمت والے چار مہینے ہیں(توبہ36)

دوسرا مختلف بیان کہ

حرمت والا ایک مہینہ ہے(مائدہ2)

60 = منکرین اور منہ موڑنے والوں کے متعلق مختلف بیانات

اک بیان کہ

اللہ مرتدوں، کا ف روں کو سخت سزا دے گا

(غاشیہ23-24)

(23) اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ
مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔
(24) فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
سو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔
دوسری جگہ مختلف موقف کہ
اللہ انکار کرنے والوں کی پرواہ نہیں
کرے گا(الممتحنہ6)
وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ
(6)
اور جو کوئی منہ موڑے تو بے شک
اللہ بھی بے پروا خوبیوں والا ہے۔
تیسرا بیان کہ

جس نے ایک بھی نیکی کی وہ اسکے اعمال دیکھے گا(99.7 زلزلہ)

(7) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْـرًا يَّرَهٗ

پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اس کی خیر (بھلائی) دیکھ لے گا۔

(8) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ اس کی شر کو دیکھ لے گا۔

اک اور مختلف بیان کہ

کافروں کے سب اعمال ہی ضائع ہیں اور وہ جہنمی ہیں ہر صورت (توبہ17)

61 = کافر، منکر، مشرک

رشتوں کے ساتھ برتاو کرنے کے متعلق قرآن میں متضاد بیانات

اک بیان کہ

مشرک ماں باپ کے ساتھ اچھا نیک سلوک کرو(لقمان15)

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِـعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَـىَّ ۚ ثُـمَّ اِلَـىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُـمْ تَعْمَلُوْنَ (15)

اور اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تو جانتا بھی نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مان، اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ۔

دوسرا متضاد بیان کہ

مشرک باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو(توبہ23)

يَآ اَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا لَا تَتَّخِذُوٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّـهُـمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُـمُ الظّٰلِمُوْنَ (23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں

حیرت ہے کہ کبھی کوہی بات کہی جاتی اور کبھی کوہی۔

62 = یہود و نصاری کے متعلق
مختلف بیانات
اک بیان کہ
تم عیسائیوں سے دوستی نہ
رکھو(مائدہ51)

یَآ اَیُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَـهُوْدَ
وَالنَّصَارٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُـمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّـهُـمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٝ مِنْـهُـمْ ۗ
(51) اِنَّ اللّـٰهَ لَا يَـهْدِى الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو
دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک
دوسرے کے دوست ہیں، اور جو کوئی
تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے

تو وہ انہیں سے ہے، اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا

دوسرا متضاد بیان کہ

تم عیسائیوں (نصاری) کو دوستی کے قریب پاو گے(مائدہ82)

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (82)

تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا، اور تو سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں سے ان لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں، یہ

اس لیے کہ ان میں علماء اور درویش ہیں اور اس لیے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

تو

دراصل قرآن بنانے والوں کے اس طرح کے مختلف بیانات کی وجہ سے ہی قرآن پڑھنے والوں نے قرآن سے مختلف پیغامات سمجھے اور ان مختلف بیانات سے ہی پھر لوگ مختلف راہے رکھنے کی وجہ سے فرقوں میں بٹتے گہے...ہر گروہ ہر فرقہ اپنے اپنے جداگانہ عقاید بنالیتا ہے ...

نتیجہ

تو

دراصل قرآن بنانے والوں کے اس
طرح کے مختلف بیانات کی وجہ سے
ہی قرآن پڑھنے، سمجھنے والوں نے
قرآن سے مختلف پیغامات سمجھے
اور ان مختلف بیانات کی بدولت ہی
لوگ مختلف راہے رکھنے کی وجہ
سے فرقوں میں بٹتے گہے...ہر گروہ
ہر فرقہ اپنے اپنے جداگانہ عقاید بناتا
گیا...اور ان تضادات کی وجہ سے مزید
فرقے بنتے ہی رہیں گے...

ختم شد